احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 8 اگست 2001ء 17 جمادی الاول 1422 ہجری 8 ظہور 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 178

یہاں سے نہ جاؤ

حضرت نعیم بن عبداللہؓ نہایت فیاض صحابی تھے۔ اور ہجرت سے قبل مکہ میں بنو عدی کی بیواؤں اور یتیموں کی پرورش کرتے تھے۔ کفار پر ان کی نیکی کا اتنا اثر تھا کہ جب انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تو تمام کفار نے روک کر کہا کہ جو مذہب چاہو اختیار کرو مگر یہاں سے نہ جاؤ۔ اگر کوئی تم سے الجھے گا تو سب سے پہلے ہماری جان تمہارے لئے قربان ہوگی۔

(اسد الغابہ جلد 5 ص 33)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

5 ستمبر 1907ء

تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

صبح 9 بجے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر دس بارہ آدمیوں نے دارالبرکات کے صحن میں بیعت کی۔ حضور نے ایک لمبی تقریر فرمائی جس کا خلاصہ عرض ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب له۔ اب جو تم لوگوں نے بیعت کی تو اب خدا تعالیٰ سے نیا حساب شروع ہوا ہے۔ پہلے گناہ صدق و اخلاص کے ساتھ بیعت کرنے پر بخشے جاتے ہیں۔ اب ہر ایک کا اختیار ہے کہ اپنے لئے بہشت بنالے یا جہنم۔

انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں۔ ایک تو اللہ کے دوسرے عباد کے۔ پہلے میں تو اسی وقت نقصان ہوتا ہے۔ جب دیدہ دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جائے مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ کے رہنے کا مقام ہے۔ کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں۔ ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی خدا ترسی اور اتقاء کے قائل ہو جائیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذرِ قلب تک پہنچتی ہے۔ پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ جب وہ دل و جان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفر اللہ کرتے جاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوص دل سے چاہی جائے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے اور ساتھ ہی اس کے فضل و امداد کی درخواست کی جائے۔ اگر اس حقیقت کے ساتھ استغفار نہیں ہے تو وہ استغفار کسی کام کا نہیں۔ انسان کی خوبی اسی میں ہے کہ وہ عذاب آنے سے پہلے اس کے حضور میں جھک جائے اور اس کا امن مانگتا رہے۔ عذاب آنے پر گڑگڑانا اور وَقِنَا پکارنا تو سب قوموں میں یکساں ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ خدا کا عذاب چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہوئے ہو ایک عیسائی، ایک آریہ، ایک چوہڑا بھی اس وقت پکار اٹھتا ہے کہ الٰہی ہمیں بچائیو۔ اگر مومن بھی ایسا کرے تو پھر اس میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا۔ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ عذاب آنے سے قبل خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لا کر خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑائے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 271)

آیئے پیارے آقا سے محبت کا ثبوت دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جتنی تحریکات فرمائی ہیں وہ سب کی سب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور احباب جماعت کے والہانہ لبیک سے غیر معمولی کامیابیوں سے ہمکنار ہوئی ہیں۔

بیوت الحمد کی تحریک حضور کے تاریخ ساز دور خلافت کی پہلی مالی تحریک ہے اس نے خدمت خلق کے میدان میں ایسا شاندار اور قابل رشک کردار ادا کیا ہے کہ اپنے تو اپنے غیر بھی اس کی کامیابی پر دنگ ہیں۔

لیکن آیئے اپنے آقا سے محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اس کی مالی کمی پوری کر دیں۔ کیا یہ اپنے آقا سے ہماری محبت کا ثبوت نہ ہوگا؟

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

ضرورت اساتذہ

جامعہ احمدیہ ربوہ میں انگلش پڑھانے کے لئے دو اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جو احباب مرکز سلسلہ میں رہتے ہوئے سلسلہ کی خدمت کے خواہشمند ہوں وہ اپنی درخواست صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ 20۔اگست 2001ء تک وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ کم از کم معیار باقاعدہ منظور شدہ ادارے کے ریگولر سٹوڈنٹ ہوتے ہوئے ایم۔اے انگریزی (سیکنڈ ڈویژن) ہونا ہے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

ڈاکٹر صاحبان کی آمد

مورخہ 12۔اگست 2001ء کو فضل عمر ہسپتال میں مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد اور مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب ڈینٹل سرجن مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورتمند احباب پرچی روم سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جماعت احمدیہ لیگوس سٹیٹ (نائیجیریا) کا

پہلا تربیتی جلسہ

رپورٹ: مولوی ذکراللہ ایوب-مرکزی مربی لیگوس سٹیٹ-نائیجیریا

خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ لیگوس سٹیٹ نائجیریا کا پہلا تربیتی جلسہ اس سال 18,17 فروری 2001ء کو Ibeju Agbe ہائی سکول اور R.C.M پرائمری سکول میں منعقد ہوا-

مکرم مولوی عبدالخالق نیر صاحب مشنری انچارج نائجیریا اور الحاجی الحسن صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ نائجیریا، افتتاحی اجلاس میں شرکت کیلئے تشریف لائے-

پہلا اجلاس

دوپہر بارہ بجے پہلا اجلاس شروع ہوا- مکرم عبدالیقین صاحب نے مہمانوں کا تعارف کروایا اور خوش آمدید کہا-

افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم مولوی عبدالخالق صاحب نیر نے کی- تلاوت و نظم کے بعد مکرم مشنری انچارج صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور جلسہ تربیت میں شامل ہونے والوں پر خداتعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا خصوصی ذکر فرمایا-

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم T.O.Shaboyed صاحب نے کی- آپ کی تقریر کا عنوان تھا "Achievements of Ahmadiyyat" دوسری تقریر مکرم Dr Saeed Temelin صاحب نے شریعت کے موضوع پر فرمائی- اور تیسری تقریر Dr.M.A. Fashola صاحب نے کی-

تمام تقاریر معیاری اور بڑی محنت سے تیار کی گئی تھیں- تمام احباب اور خواتین نے توجہ سے ان تقاریر کو سنا- یہ اجلاس چار بجے اپنے اختتام کو پہنچا- کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں-

لجنہ، اطفال اور ناصرات کے لئے الگ الگ جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا تھا- ان سب تک تقاریر پہنچانے کیلئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا-

دوسرا اجلاس

پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی تقریباً پانچ بجے شام شروع ہوئی- اس اجلاس کی صدارت مکرم الحاج H.O.Sunmonu سابق امیر جماعت احمدیہ نائجیریا نے فرمائی-

اس اجلاس میں مکرم الحاج A.A. Balogum نے پہلی تقریر کی- تقریر کا عنوان تھا "آنحضرت ﷺ بطور رحمۃ للعالمین"-

دوسری اور آخری تقریر مکرم مولانا عبداللطیف الوری صاحب نے 'انفاق فی سبیل اللہ' کے موضوع پر کی- قرآن شریف کی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں احسن رنگ میں تقریر تیار کی گئی تھی اور تمام مرد خواتین نے دونوں تقاریر سے استفادہ کیا-

اس اجلاس میں اس شہر کے چیف تشریف لائے اور دوسرے مسلمانوں کے چیف امام کے نمائندہ نے شرکت کی- مہمانوں کا تعارف کروایا گیا اور خوش آمدید کہا گیا- انہوں نے بھی اپنی مختصر تقاریر میں جماعت کی خدمات کو سراہا اور اس جلسہ پر بلانے کے لئے شکریہ ادا کیا-

شام سات بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا- نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے مجلس سوال وجواب ہوئی-

ضیافت کے تمام انتظامات کی نگرانی مکرم معلم محمد قاسم Oyckola نے کی-

دوسرا دن

جلسہ تربیت کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا- صبح ساڑھے چار بجے مکرم معلم عبدالقہار صاحب نے نماز تہجد پڑھائی- نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم مکرم معلم محمد قاسم صاحب نے دیا- اور درس حدیث مکرم معلم عبدالرزاق عبدالرشید نے دیا جب کہ درس ملفوظات مکرم معلم عبدالقہار صاحب نے دیا-

اختتامی اجلاس

صبح نو بجے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا- تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر خاکسار مولوی ذکراللہ ایوب نے کی- دوسری تقریر مکرم معلم محمد جامع صاحب نے "Path of Progress growth of Taqwa" کے موضوع پر فرمائی-

ان دو تقاریر کے بعد جماعت کے ایک داعی الی اللہ مکرم الحاج A.A.Anifowoshe نے اس علاقہ کی دو لوکل گورنمنٹ Ibeju/Lekki, Eti-osa میں دعوت الی اللہ کے کاموں کی رپورٹ دی- انہوں نے بتایا کہ پچھلے دو سالوں میں خداتعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں 6920 لوگوں نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی-

اجلاس کے اختتام پر مکرم الحاجی الحسن، نائب امیر نے اختتامی خطاب سے نوازا- آپ نے دعا کی اہمیت اور اصلاح معاشرہ کی طرف توجہ دلائی-

باقی صفحہ 7 پر

غزل

چہرہ ایسا شمع جیسے انجمن پہنے ہوئے
جسم ایسا جیسے آئینہ بدن پہنے ہوئے

عرش سے تا فرش اک نظارہ و آواز تھا
جب وہ اترا جامۂ نور سخن پہنے ہوئے

رات بھر پگھلا دعا میں اشک اس کا وجود
تب کہیں یہ صبح نکلی ہے چمن پہنے ہوئے

اس حجاب وصل میں اٹھتے ہیں پردے ذات کے
جسم ہوں بے پیرہن بھی پیرہن پہنے ہوئے

ان کی خوشبو اب وطن کی خاک سے آنے لگی
وہ جو زنداں میں ہیں زنجیرِ وطن پہنے ہوئے

اٹھ گیا گھبرا کے اور پھر رو پڑا بے اختیار
میں نے دیکھا جب وطن اپنا کفن پہنے ہوئے

گر کرم تم بھی نہ فرماؤ تو پھر دیکھے یہ کون
آئینے ٹوٹے ہوئے گردِ محن پہنے ہوئے

عبیداللہ علیم

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

نہ بجھا سکیں انہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے تھے

تاریخ پاکستان اور مشاہیر جماعت احمدیہ کی خدمات

دعاؤں اور عملی مساعی کے ذریعہ قائداعظم کی حمایت

باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کی کامیاب وکالت اور مخالف وکیل کا اعتراف حق

محترم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

حقیقت یہ ہے کہ وطن عزیز پاکستان اللہ تعالیٰ کے خاص فضل واحسان، اس کے نیک بندوں کی عملی کوششوں، مضطربانہ دعاؤں اور ظاہری لحاظ سے مسلمانوں کے عظیم قائد محمد علی جناح، ان کے مخلص ساتھیوں اور برصغیر کے پرجوش اور باہمت عوام کی مساعی کے نتیجے میں معرض وجود میں آیا۔ قائداعظم کی باکردار اور اولوالعزم شخصیت کا کمال یہ تھا کہ انہوں نے نہایت ہی نامساعد حالات میں غیر منقسم ہندوستان میں پھیلے ہوئے کروڑوں مسلمانوں کو مسلم لیگ کے جھنڈے تلے یوں جمع کر دیا کہ نہ تو انگریزوں کی حکومت اور نہ ہی ہندوؤں کی کانگرس اور نہ ہی قسما قسم کے بے شمار دوسرے مخالفین انکو اپنے مسلک اور عزم سے سر مو ہٹانے میں کامیاب ہو سکے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل اور منزل مراد کا خواب دیکھنے والے عالی ہمت لوگوں کے استقلال و یگانگت کا نتیجہ تھا۔ اس سلسلہ میں دو تین حقیقت افروز حوالے ملاحظہ فرمایئے:

(الف) اداریہ نوائے وقت: فرقہ واریت ۔ ملک دشمنی

"......وطن عزیز اسلامیان برصغیر کی مشترکہ جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ اور اس جدوجہد میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر نے حصہ لیا تھا۔ اس وقت وطن عزیز میں فرقہ وارانہ منافرت اور تعصبات کی جو کیفیت نظر آتی ہے اگر خدانخواستہ 1946ء میں بھی برصغیر کے مسلمان شیعہ، سنی اور دیوبندی، بریلوی کے طور پر سوچتے اور انہی اختلافات کی بنا پر سیاست کرتے تو یقینی بات ہے کہ قیام پاکستان کا کارنامہ انجام نہیں دے سکتے تھے۔ اس وقت ہم سب مسلمان تھے اور ایک علیحدہ وطن کے لئے کوشاں تھے"

(اداریہ "نوائے وقت" 13 مئی 1990)

(ب) پاکستان کے ایک سابق وفاقی وزیر اور جنرل ضیاء الحق کے "اوپننگ بیٹسمین (OPENING BATSMAN) راجہ ظفر الحق اپنے مضمون "فرقہ واریت ایک قومی مسئلہ ہے" میں اعتراف کرتے ہیں:

"پاکستان جب بنا تھا۔ اسکی تحریک چلائی گئی تھی تو وہاں ماحول آج کے ماحول سے بالکل مختلف تھا۔ اس میں کوئی تصور پیش نہیں ہوا۔ یہ شیعہ ہے یہ سنی ہے۔ یہ وہابی ہے یہ بریلوی ہے، ہر ایک شخص جو مسلمان تھا اس نے اپنے آپ کو اسلامی تشخص کے ذریعے ایک قومیت کے ساتھ منسلک کیا...... سب سے زیادہ جس چیز کا جناب قائداعظم نے پرچار کیا وہ یہی تھا کہ فرقہ واریت کی طرف وہ نہیں گئے......"

(مطبوعہ نوائے وقت 28 اگست 1994ء)

(ج) سندھ کے ایک سابق وزیر اعلیٰ سید عبداللہ شاہ نے ایک نہایت ہی پتے کی بات کہی جسے بنیاد بنا کر روزنامہ نوائے وقت نے اپنی 19 اگست 1994ء کی اشاعت میں ایک اداریہ بعنوان "قیام پاکستان کے مقاصد اور ہمارا قومی کردار" رقم کیا۔ ایک حصہ ملاحظہ فرمایئے:

"وزیر اعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا کے مسلمانوں نے بابائے قوم کی قیادت میں مشترکہ جدوجہد کے ذریعے جن مقاصد کی تکمیل کے لئے پاکستان حاصل کیا تھا، ہمیں سوچنا چاہئے کہ آیا وہ مقاصد حاصل ہو گئے ہیں؟ اگر ہم اس میں ناکام رہے ہیں تو ایسا کیوں ہوا؟ انہوں نے کہا ہم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک ہمیں اپنے مستقبل کے بارے میں یقین نہ ہو...... بدقسمتی سے بانیان پاکستان کی بے وقت رحلت کے باعث ایسی قوتیں منظر عام پر آ گئیں جن کا تحریک و جدوجہد پاکستان میں کوئی کردار نہیں تھا اور ان کو ان اہداف سے بھی دلچسپی نہ تھی جو قیام پاکستان میں کار فرما تھے۔ چنانچہ یہ قوتیں قوم کو ان اہداف سے بتدریج دور لے جانے کا باعث بنیں...... اس عرصے میں اتنی قباحتوں نے جنم لیا جن کے باعث نہ صرف یہ کہ قوم تسلسل سے سیاسی عدم استحکام کا شکار ہوئی بلکہ طول اقتدار کے لئے قوم کو لسانی، نسلی، علاقائی اور مذہبی طور پر اتنے خانوں میں بانٹ دیا گیا ہے کہ آج ہم وہ ایک قوم ہی نظر نہیں آتے۔ جس نے رنگ و نسل اور زبان و مسلک کے تمام بت توڑ کر یکجان امہ کی حیثیت سے قائداعظم کی ولولہ انگیز قیادت میں انگریز اور ہندو کی مشترکہ قوت کو شکست دے کر پاکستان بنایا تھا۔ آج ہم پھر اس مقام پر کھڑے ہیں جہاں ہمیں اپنی جہت کے تعین کا از سر نو مسئلہ درپیش ہے"۔

(اداریہ نوائے وقت 19 اگست 1994ء)

مخالف قوتوں نے بھی ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا

ہاں یہ بات بھی تاریخ پاکستان کا ایک افسوسناک باب ہے کہ خود مسلمانوں کے اندر کچھ ایسی مخالف پاکستان قوتیں بھی تھیں جو قائداعظم اور مسلم لیگ کے مقابلے میں دن رات برسرپیکار تھیں اور جنہیں قائداعظم نے "سدھائے ہوئے پرندے" قرار دیا تھا

(انقلاب 18۔ اکتوبر 1945ء)

آیئے اس کی کچھ تفصیل دیکھیں:

(الف) روزنامہ "جنگ" سنڈے میگزین میں "مذہبی جماعتوں کے 50 سال" کے عنوان سے ایک خصوصی رپورٹ کوئی تین صفحات پر شائع ہوئی ہے اس کے صفحہ نمبر 4 کالم نمبر 1 میں درج ہے:

لاہور میں 1940ء کی قرارداد پاس ہوئی تو مولانا ابوالکلام آزاد نے دہلی میں مسلم کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس میں جمعیت علماء ہند، مجلس احرار اور شیعہ پولیٹیکل کانفرنس نے شرکت کی اور اس کانفرنس میں علیحدہ وطن کی مخالفت کی گئی"۔

(ب) اب ایک حوالہ "نوائے وقت" مورخہ 17 اگست 1933ء سے پیش کیا جاتا ہے۔ متذکرہ اخبار کے ادارتی صفحہ پر معروف مضمون نگار سید سبط الحسن کا ایک مضمون "پاکستان مسلم لیگ اور پاکستان دوست سیاسی جماعتوں کا اتحاد" شائع ہوا ہے۔ اس کے کالم نمبر 2 میں صاحب مضمون لکھتے ہیں:

"مسلمانوں کو اندر سے کمزور کرنے اور ان میں موجود غیر فرقہ وارانہ اتحاد اور یکجہتی کو پارہ پارہ کرنے کی غرض سے مذہب کے نام سے سیاست کرنے والی مسلم جماعتوں اور گروہوں کو مسلم لیگ کے مقابل لا کھڑا کیا گیا۔ جمعیت العلمائے ہند، مجلس احرار اسلام، آل انڈیا مومن کانفرنس انہی جماعتوں اور گروہوں کے نام ہیں۔ جنہوں نے مسلم لیگ کی رکنیت، حصول پاکستان کی جنگ کو معرکہ اسلام و کفر قرار دے کر پاکستان کو حکومت الٰہیہ کے خلاف بغاوت قرار دیا۔ مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کرنے یا پاکستان کے حق میں ووٹ دینے پر نکاح ٹوٹ جانے کا فتویٰ صادر کیا۔ قوم کی تشکیل میں مذہب اور ثقافت کی شرکت کو غیر اسلامی قرار دیا۔ داڑھی مونڈنے والے مسلم لیگی سے کانگریس کا ہم نوا ہندو افضل اور برتر کا فتویٰ دیا گیا"۔

(نوائے وقت 17 اگست 1993ء)

(ج) مضمون نویس نور محمد قریشی کا ایک مضمون زیر عنوان "فی سبیل اللہ فساد" نوائے وقت میں شائع ہوا ہے۔ حصول پاکستان کی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے صاحب مضمون رقمطراز ہیں:

"مسلمان بالآخر اس جدوجہد میں کامیاب ہوئے اور برصغیر تقسیم کروا کر پاکستان کے نام (سے) الگ ملک حاصل کر لیا۔ اس پوری جدوجہد میں اہل دین مسلمانوں کے سواد اعظم الگ تھلگ رہے۔ اہل دین میں سے جو الگ مسلمانوں کی قومی جدوجہد سے صرف نظر کرتے رہے ان میں سر فہرست جماعت اسلامی اور مولانا مودودی ہیں

جب کہ دوسرے گروہ میں علمائے دیوبند نمایاں ہیں۔ جماعت اسلامی مولانا مودودی کی قیادت میں مسلمانوں کی اس قومی جدوجہد کو لاحاصل خیال کرتی تھی بلکہ ان کے نزدیک اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے رکاوٹ تھی...... مولانا مودودی کے نزدیک زہریلا دودھ (مسلم معاشرہ) سے اگر مکھن (قیادت) نکالا جائے تو وہ زہریلا تر ہوگا...... ستم ظریفی یہ کہ قیام پاکستان کے فوراً بعد جماعت اسلامی نے انقلابی قیادت کا نعرہ لگایا اور اسی زہریلے دودھ (غیر صالح معاشرہ) سے صحت مند مکھن (صالح قیادت) نکالنے کی جدوجہد شروع کر دی"۔

(نوائے وقت 9 اگست 1998ء)

انتھک محنت کا صلہ پروقار اظہار مسرت

قائداعظم جنہوں نے آزاد وطن کے متوالوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ اور بے لوث ساتھیوں کی مدد سے آخر حصول پاکستان کی منزل کو پا لیا اس عظیم کامیابی پر اظہار تشکر و مسرت کرنے میں پوری طرح حق بجانب تھے، چنانچہ قائداعظم نے جمعۃ الوداع 17 اگست 1947ء کو قوم کو یہ جانفزا پیغام سنایا:

"مسلمانان ہند نے دنیا کو دکھا دیا ہے کہ وہ ایک متحدہ قوم ہیں ان کا نصب العین صحیح، نیک اور مبنی بر انصاف ہے۔ آیئے اس نعمت کے لئے ہم عاجزی وانکساری سے خداتعالیٰ کا شکر بجا لائیں"۔

(نوائے وقت 19 اگست 1994ء ادارتی صفحہ)

حضرت مصلح موعود کا روح پرور بیان

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تحریک آزادی کے دوران حضرت مصلح موعود (امام جماعت احمدیہ) نے بابرکت دعاؤں اور عملی مساعی کے ذریعہ قائداعظم اور مسلم لیگ کے نصب العین کا بھرپور ساتھ دیا اور اپنی ساری فدائی جماعت احمدیہ کو حصول پاکستان کیلئے تعاون اور عمل کرنے پر مستعد کر دیا۔ اور بالآخر مملکت خداداد پاکستان کے قیام کے بعد اپنی دلی بشاشت اور اطمینان کا یوں اظہار فرمایا:

"پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقع میسر آگیا ہے اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اب ان کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر وہ ان کو اختیار کریں تو دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے"۔

(الفضل 23 مارچ 1956ء)

تعمیر وترقی کے مختلف میدانوں اور مشاہیر جماعت کی نمایاں خدمات

قیام پاکستان کے بعد سب سے اہم مرحلہ نئے وطن عزیز کو مختلف میدانوں میں ترقی دینا اور عظیم خدمات بجا لانا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس کام میں پورے جذبہ اور اخلاص سے حصہ لیا جب کہ اعلیٰ استعداد و ذہانت اور قابلیت واہلیت رکھنے والے احمدی سپوتوں نے تعمیر وترقی وطن کے مختلف میدانوں میں کارہائے نمایاں انجام دئے۔ جن کا تعلق قانون وسیاست، سائنس وٹیکنالوجی، منصوبہ بندی واقتصادیات۔ دفاع وطن غرضیکہ تمام اہم شعبوں سے تھا۔ آج کی محفل میں عظیم وفطین فرزند احمدیت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان (قائداعظم کے قریبی اور معتمد ساتھی) کی قابل رشک اور منفرد خدمات کا تذکرہ چند اہم اور مستند حوالوں کی مدد سے پیش کیا جاتا ہے۔

احمدیت کے بطل جلیل چوہدری محمد ظفر اللہ خان

(الف) جیسا کہ قارئین کرام جانتے ہیں مسلم لیگ کی تاریخ میں ایک اہم اور فیصلہ کن موڑ اس وقت آیا جب 19 ستمبر 1945ء کو وائسرائے ہند لارڈ ویول نے اعلان کیا کہ مرکزی وصوبائی اسمبلیوں کے انتخابات جلد کرائے جائیں گے اللہ تعالیٰ نے ان انتخابات میں مسلمانان ہند کی نمائندہ جماعت مسلم لیگ کو زبردست کامیابی عطا فرمائی لیکن بعد میں مسلم لیگ کے لئے پنجاب میں ٹیڑھی صورت حال پیدا ہو گئی جہاں یونینسٹ پارٹی کی حکومت قائم تھی جس کے وزیراعظم سردار خضر حیات تھے جو کسی طور مسلم لیگ کے حق میں مستعفی ہونے کو تیار نہ تھے۔ اس پریشان کن صورت حال کے پیش نظر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے لاہور آکر سردار خضر حیات سے ملاقات کی اور آخر انہیں مستعفی ہونے پر آمادہ کر لیا، اس سلسلہ میں ماضی قریب کا ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

جناب محمد سلیم اپنے مضمون "پنجاب کی سیاست تحریک پاکستان کے دور میں" مطبوعہ نوائے وقت میں سردار خضر حیات کے ذکر میں لکھتے ہیں:

"خضر حیات نے اندازہ لگا لیا کہ قیام پاکستان بہت دور نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہوا کا رخ دیکھتے ہوئے سر ظفر اللہ خاں اور اپنے دوسرے دوستوں سے مشورے کے بعد 2 مارچ 1947ء کو وزارت سے استعفیٰ دے دیا خضر حیات کا استعفیٰ ان کے رفقاء کے لئے بھی حیران کن تھا۔ مسلم لیگ قدرتی طور پر مسرور تھی"۔

(نوائے وقت 25 دسمبر 1999ء)

(ب) باؤنڈری کمیشن کے سامنے سحر انگیز وکالت

پنجاب مسلم اکثریت کا صوبہ ہونے کے باوجود برطانوی حکومت نے ہندو نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے آخر جون 1947ء میں پنجاب کی تقسیم کے لئے ایک حد بندی کمیشن مقرر کر دیا جس کا سربراہ ایک برطانوی جج ریڈ کلف تھا۔ اس کمیشن کے سامنے پنجاب کا اہم کیس پیش کرنے کے لئے قائداعظم نے ہندوستان کے تمام قابل وفاضل وکلاء میں سے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کا انتخاب کیا جو چوہدری صاحب کی مسلمانان ہند کی سابقہ خدمات اور شاندار کامیابیوں کا نتیجہ تھا۔ یہ امر اس دور کی محفوظ و مستند تاریخ (ملاحظہ ہو "پارٹیشن آف پنجاب" شائع کردہ حکومت پاکستان) کا حصہ ہے کہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کی وکالت کا حق ادا کر دیا۔

یہ بات بھی ریکارڈ پر ہے کہ کیس کی تیاری کے لئے کم وقت ملنے اور کئی مشکلات کے باوجود چوہدری صاحب نے اپنی قابلیت اور عرق ریزی کے باعث ایسے اثر انگیز انداز میں زبردست دلائل پیش کئے کہ ہندوستان بھر میں اس کی دھوم مچ گئی۔

اس مسحور کن منظر کو آنکھوں دیکھا اور کانوں سنا حال وطن عزیز کے ایک سابق سفیر اور وزیر جناب احمد سعید کرمانی نے ماہنامہ "قومی ڈائجسٹ" (اکتوبر 1999ء ص 18 تا ص 21) اور ماہنامہ "خلیج" (مارچ 2001ء) کے ساتھ اپنے انٹرویوز میں بیان کیا ہے۔ ماہنامہ "قومی ڈائجسٹ" سے اس کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمایئے:

"چوہدری صاحب نے جب کمیٹی (باؤنڈری کمیشن۔ ناقل) کے روبرو بحث کا آغاز کیا اور چوہدری صاحب کو بولتے سنا تو پتہ چلا۔ سارے حاضرین دنگ ہو کر رہ گئے۔ لگتا تھا وقت رک گیا۔ تاریخ یہ لحات اپنے ریکارڈ میں سمونا چاہتی تھی۔ اسی لئے وقت رک گیا تھا۔ وقفہ ہوا۔

میں بھاگ کر چوہدری صاحب کے پاس گیا والہانہ طور پر ان کے ہاتھ چومنے لگا اور دیر تک چومتا رہا"

اس کے بعد احمد سعید کرمانی صاحب بتاتے ہیں کہ گھر پہنچ کر انہوں نے اپنی دعا گو بزرگ والدہ صاحبہ کو چوہدری صاحب کی شخصیت اور اس دن کی وکالت کے متعلق ان الفاظ میں آگاہ کیا:۔ "وہ تو کوئی فوق البشر شخصیت ہے۔ حیران ہوں الفاظ کہاں سے لاتا ہے۔ اور اس قدر سحر انگیز انداز میں کس طرح پیش کر لیتا ہے۔ کوئی زبان تھی اس شخص کی! کوئی روانی اور کوئی شوکت تھی! کوئی ادائیگی تھی! کوئی زورِ منطق تھا! کیا بتاؤں دیکھنے اور سننے سے ہی تعلق رکھتی تھی چوہدری صاحب کی پرفارمنس!!"

مخالف وکیل کا اعتراف حقیقت

جناب احمد سعید کرمانی اپنے انٹرویو میں مزید کہتے ہیں:

"باؤنڈری کمیٹی کے روبرو جب بحث ختم ہوئی تو کانگرس کے وکیل سر سیتلواڈ نے، جو بڑے اور مشہور وکیل تھے، چوہدری صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا "مجھے پتہ نہیں کہ فیصلہ کیا ہوگا لیکن ایک فیصلہ کر دیتا ہوں اور وہ یہ کہ

اگر صرف دلائل سے فیصلہ ہوتا ہے تو ظفر اللہ کیس جیت گیا ہے کیونکہ انہوں نے غیر معمولی قابلیت سے یہ کیس پیش کیا ہے"

یہ باتیں انہوں نے کمیشن کے اجلاس میں سب لوگوں کے سامنے پیش کیں...... لیکن چوہدری ظفر اللہ خان کو جسٹس دین محمد (جو باؤنڈری کمیشن کے ایک ممبر تھے۔ ناقل) نے یہ بتا دیا تھا کہ ریڈ کلف کانگرس سے مل گیا ہے اور قائداعظم کے علم میں بھی یہ بات لائی گئی تھی"۔

(انٹرویو مطبوعہ "قومی ڈائجسٹ" اکتوبر 1999ء ص 18 تا 20)

تاریخ کا اصل چہرہ

تحریک پاکستان کے سرگرم رکن اور سابق سفیر دوزیر جناب احمد سعید کرمانی کا ایک تازہ انٹرویو "جنگ سنڈے میگزین" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں سے ایک سوال اور اس کا جواب جو تحریک آزادی اور تاریخ پاکستان کا ایک اہم گوشہ نمایاں کرتا ہے پیش کیا جاتا ہے:

جنگ: سر ظفر اللہ خان کی کیا خدمات ہیں؟ آپ ان کے کافی قدردان محسوس ہوتے ہیں؟

احمد سعید کرمانی: "سر ظفر اللہ خان نے اقوام متحدہ میں تھرڈ ورلڈ کے کاز کو پیش کیا۔ انہوں نے فلسطین اور مسئلہ کشمیر کے کیس کو پیش کیا۔ باؤنڈری کمیشن کا جو اجلاس ہوا اس میں میں بھی ان وکلاء کے ساتھ شامل تھا۔ جس قابلیت کا انہوں نے مظاہرہ کیا۔ (......الاماں! الوھو الوھو {حیرت وتحسین کا بےساختہ اظہار۔ ناقل}) سیتل واڈ جو کہ کانگرس کا وکیل تھا اس نے آخر میں کہا کہ اگر دلائل کے ذریعے مقدمہ جیتنا ہے تو ظفر اللہ جیت گیا ہے۔ اس کے ساتھ SIR JAYSON بیٹھے ہوئے تھے وہ ہائیکورٹ کے ریٹائرڈ جج تھے انہوں نے ظفر اللہ کی وکالت کی بہت تعریف کی اور کہا کہ اس شخص نے مار دیا ہے۔ (واہ واہ) ظفر اللہ خان جب اینٹی قادیان تحریک

نتیجہ میں کابینہ چھوڑ گئے تو نہرو نے کہا کہ اگر وہ آمادہ ہو تو ہمارے ساتھ آ کر وزارت قبول کر لے تو مجھے بہت خوشی ہوگی- ظفر اللہ خان سے جب یہ کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ نہیں- اور یہ ایک بنیادی بات ہے جس کو لوگ بھول جاتے ہیں کہ قادیانیوں نے (یاد رکھئے! میں قادیانی نہیں ہوں) بطور ایک فرقہ اور جماعت کے پاکستان کو سپورٹ کیا تھا- ان کی طرف سے بھی شیخ بشیر احمد مرحوم نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے ایک یادداشت پیش کی تھی جو کہ قادیانی جماعت لاہور کا امیر تھا اور بعد میں لاہور ہائیکورٹ کا جج بنا- اس نے کہا کہ ہم پاکستان چاہتے ہیں لیکن جو باتیں چل رہی ہیں کیا کیا جائے- تاریخ کے چہرے کو مسخ کرنے کی کوششیں سالہاسال سے جاری ہیں- اب کیا کیا جائے"-

(جنگ سنڈے میگزین مورخہ 22 جولائی 2001ء ص 9 کالم نمبر 4)

لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور ریڈ کلف کی صریح بددیانتی

آخری وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن جو ہندوستان کی آزادی کے بعد کانگرسی لیڈروں پنڈت نہرو وغیرہ کے ساتھ سازباز کر کے بھارت کا پہلا گورنر جنرل بن گیا تھا نوزائیدہ مملکت پاکستان کا پکا دشمن ثابت ہوا اور اس نے باؤنڈری کمیشن کے انگریز سربراہ ریڈ کلف پر اثر ڈال کر ایوارڈ میں تبدیلی کرالی اور صوبہ پنجاب میں مسلم اکثریت کے کئی علاقے ہندوستان کو دلوائے-

اس ظالمانہ فیصلے پر "نوائے وقت" کے بانی ایڈیٹر جناب حمید نظامی نے زیر عنوان "بے ایمانی کا شاہکار" تحریر کیا:

"ایوارڈ قارئین کی نظر سے گزر چکا ہے سچ پوچھئے تو اس پر ہماری طرف سے کسی تبصرہ کی کوئی ضرورت نہیں- قوموں کی سیاسی تاریخ میں ایسی واضح اور بین بددیانتی کی مثال مشکل سے ہی ملے گی- ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ کمیشن کے صدر سر ریڈ کلف نے جانبداری اور بے انصافی سے ہی کام نہیں لیا بلکہ جان بوجھ کر بددیانتی کی ہے اور ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن بھی ان کے شریک کار اور معاون و موید ہیں"-

(نوائے وقت 21 اگست 1947ء بحوالہ مضمون "حمید نظامی اپنے اداریوں کی روشنی میں" مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 17 نومبر 1987ء)

اس سلسلہ میں دو تین حوالے اور ملاحظہ کیجئے:

(i) حاجی جاوید انور گوریہ اپنے مضمون مطبوعہ "نوائے وقت سنڈے میگزین" مورخہ 4 فروری 2001ء کے صفحہ 4 کالم نمبر 3،2 میں تحریر کرتے ہیں، "ہندوؤں نے اپنی روائتی عیاری سے کام لیتے ہوئے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے ساتھ مل کر علاقوں کی تقسیم میں ہیرا پھیری کی- ریڈ کلف نے بددیانتی سے گورداسپور، پٹھانکوٹ کو بھارت کا حصہ قرار دے دیا تاکہ جموں وکشمیر کے لئے راستہ مل سکے- انگریز فوجی جرنیلوں کے ذریعے جموں وکشمیر پر بھارت کے قبضے کی راہ بھی ہموار کی ورنہ تقسیم کے فارمولے کے تحت مسلم اکثریتی ریاست کا الحاق پاکستان سے ہوتا"

(ii) معروف مضمون نگار ڈاکٹر ایم- اے صوفی کا ایک مضمون بعنوان "3 جون کا پلان- قائداعظم کی تقریر" روزنامہ نوائے وقت مورخہ 3 جون 1998ء میں شائع ہوا ہے- اس میں ڈاکٹر ایم اے صوفی تقسیم ہند کے سلسلے میں انگریزی حکومت کے منصوبے (PLAN) کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"پنجاب اور بنگال کی تقسیم کی صورت میں ایک سرحدی کمیشن مقرر کیا جائے گا اور مسلم اور غیر مسلم علاقوں کی بنا پر پنجاب اور بنگال کی سرحدوں کا تعین کرے گا- اس کمیشن کا سربراہ ریڈ کلف مقرر کیا گیا- اس بدنفس انگریز جج نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے مل کر مسلمانوں کو بے حد نقصان پہنچایا- وہ مسلم علاقے آخری وقت میں ہندوستان کو دے دیئے جن میں واضح اکثریت تھی- کلکتہ جیسا شہر جس میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ تھی ہندوستان کو دے دیا اور گورداسپور، جالندھر، ہوشیارپور، فیروزپور جہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ تھی بھارت کو دے دیئے- مقصد مسلمانوں کو کمزور کرنا تھا کشمیر کے ہندو راجہ ہری سنگھ ڈوگرہ کے لئے کشمیر کا راستہ بنانا تھا تاکہ بھارت کی فوجیں کشمیر (میں) داخل ہو سکیں...... پاکستان کو معاہدہ کے تحت ریڈ کلف کے فیصلے کو ماننا پڑا-"

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 3 جون 1998ء)

ملک وقوم کا ایک خادم - قابل سرجن

ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب

شاہدہ متین سجاد صاحبہ

فون کی گھنٹی بجی- میں نے اٹھایا تو میری بہن نے نہایت افسردگی سے بتایا کہ شمس کو قتل کر دیا گیا ہے- اس المیہ نے مجھے ہلا کر رکھ دیا-

یادوں کے دریچے کھلے تو منحنی سا دبلا پتلا روشن اور ذہین آنکھوں والا صاف ستھرا بچہ یادوں کے ہیولوں میں ابھرا- جس کو گھر والے چھما کہہ کر بلاتے تھے- وہ اپنی بہن فرزانہ کے ساتھ ساتھ رہنے کا عادی تھا- جو کہ میری ہم جماعت تھی-

ہماری گلی کی نکڑ پر ان کا چھوٹا سا خوبصورت گھر تھا- اس وقت ربوہ کی آبادی کم تھی- ہر طرف مٹی ہی مٹی تھی- ہمارے محلے یعنی دارالرحمت شرقی ب میں سڑک کا وجود نہ تھا- گلیوں میں اتنی مٹی ہوتی کہ پاؤں دھنس جاتے- یہیں ہم بچے دن رات کھیلتے- بارشوں میں نہاتے، بارش کے بعد سرخ رنگ کے کیڑے (بیر بہوٹی) پکڑتے، شاید ان ریشمی مخملین کیڑوں کا کوئی گاہک مل جائے اور خوابوں میں ہم امیر ہو جاتے- شمس مجھ سے چند سال چھوٹا تھا- میرا بھائی خالد منیر اور شمس الحق ایک ہی جماعت میں پڑھتے تھے- دونوں دوست بھی تھے اور اہل محلہ بھی دونوں خاندانوں کے آپس میں نہایت برادرانہ تعلقات تھے- بچپن اور لڑکپن میں کثرت سے ملتے رہتے تھے- جب بھی شمس ہمارے گھر آتا- ابا جی (کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب) دونوں لڑکوں کو سامنے کھڑا کر لیتے اور وہ پہاڑے سناتے- ابا جی ان دونوں کو تعلیم کے بارے میں ڈھیروں نصیحتیں کرتے اور دعائیں دیتے جلد ہی وقت سرحد پار کر گیا- ہم بڑے ہو گئے- وقت کے ساتھ شرعی حجاب پیدا ہو گیا-

شمس کو بچپن ہی سے کتابوں سے بہت محبت تھی اور محنت کرنے کا جنون تھا، وہ اس شوق سے پڑھتا کہ بڑی بہنیں تنگ آ جاتیں- دوپہر کا وقت ہوتا، گرمی کی شدت میں گھر والوں کو استراحت سوجھتی، قیلولہ کرنے کو جی چاہتا- ہر کوئی اپنے اپنے کمروں میں اندھیرا کئے پنکھے کے نیچے دبکا ہوتا- مگر اس معصوم بچے کو کتابوں سے فرصت نہ ہوتی- ماؤں کو عام طور پر بچوں سے نہ پڑھنے کی شکایت ہوتی ہے مگر خالہ سکینہ شمس کی امی ہماری امی سے اکثر کہا کرتی تھیں کہ شمس ہمیں بہت تنگ کرتا ہے کہ مجھے پڑھاؤ اور پڑھائی سے سیر نہیں ہوتا-

شمس کی محنت اور جنون وقت کے قدموں کی آہٹ سنے بغیر پروان چڑھا- ہر سال امتیازی نمبروں میں کامیاب ہونے والا یہ بچہ میڈیکل کالج میں جا پہنچا- اس کی محنت و کاوش میں اس کے اساتذہ کرام کی خاص توجہ اور شفقت شامل تھی- ارحم الراحمین کے فضلوں کے طفیل نیز والدین اور بہنوں کی دعاؤں کے سائبان تلے کامیابیوں کے زینے طے کرتا ہوا وہ آرتھوپیڈک سرجن (ہڈیوں کا سرجن) بن گیا اور اس میدان میں اتنی ترقی کی کہ پاکستان کا نامور سرجن کہلایا- اور اس چھوٹی سی عمر میں فیصل آباد کے الائیڈ ہسپتال میں معاون پروفیسر کی تقرری مل گئی- ہسپتال کی نوکری کے علاوہ اپنا ذاتی شفاخانہ تھا- جس سے سینکڑوں مریضوں کا مفت علاج کیا گیا-

پھر ایک دن ایسا ہوا کہ کہیں دور دراز کے گاؤں میں ایک بچے کا ہاتھ کٹ گیا- والدین کٹے ہوئے ہاتھ کو لفافے میں ڈال کر لائے- اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے شمس نے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایسا کامیاب آپریشن کیا کہ اس ضائع شدہ عضو میں دوبارہ جان پڑ گئی- اس کے فن جراحی کی دھوم ملک کے طول وعرض میں پھیل گئی- نہ صرف شفاخانوں میں بلکہ ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں بھی اہم ہستی کے نام سے پہچانا جانے لگا-

شمس قدم قدم بڑھتا گیا- عروج کی منازل طے کرتا گیا- چاہنے والے رشک کی نگاہ سے دیکھتے اس کی سلامتی اور مزید کامیابی وکامرانیوں کی دعا مانگتے- مگر حاسد زہر میں تیر بجھائے گھات میں بیٹھے تھے-

پھر اس کی زندگی میں یہ دن بھی آیا کہ اس کے اپنے ہم وطنوں نے اس کو دھوکہ دیا- حسب معمول وہ کام سے فارغ ہو کر گاڑی میں بیٹھا تو دو آدمی اس کو شاید کسی مریض کو دکھانے کے لئے ساتھ لے کر چلدیئے- شمس نے اپنے موبائل سے گھر بیوی کو فون کر دیا کہ کوئی ایمرجنسی ہے- واپسی دیر سے ہو گی- وہ بیوی کیا جانے کہ اس کے میاں کا آخری فون ہو گا- وہ آج کے بعد کبھی اس کو انتظار کی زحمت نہ دے گا- بلکہ اسے اور معصوم بچوں کو چھوڑ کر آخری سفر پر چل دے گا- جہاں فرشتے اس کا سواگت کریں گے-

وہ نامعلوم قاتل، موت کے پہریدار، شمس کو انجانی منزل کی طرف لے چلے اس کے ہاتھ پیچھے کو باندھ دیئے گئے- نہ جانے اس نے کتنی مزاحمت کی ہو گی- گاڑی پہلے ایک سکوٹر سے ٹکرائی پھر اس کے بعد ٹرک سے جا ٹکرائی، جب گاڑی چلنے کے قابل نہ رہی تو سفاکوں نے شمس کے دماغ میں 3 گولیاں داغ دیں- فیصل آباد سے 20 میل کے فاصلے پر وطن کی سرزمین نے ایک اور معصوم اور نہایت قابل جوان کا خون چکھ لیا- جس نے جراحی کے فن میں کمال حاصل کیا- وہ پاکستان کا نامور ڈاکٹر بنا کہ وطن اس پر فخر کرنے لگا- اسی سرزمین پر اس کا لاشہ تڑپتا رہا جس کی خدمت کرتے ہوئے اس کو کئی برس بیت گئے- وہ پھول کھلا مگر لوگ اس کی خوشبو اور مہک سے پوری طرح مستفید نہ ہو سکے- دشمن اس کی لیاقت و قابلیت دیکھ نہ سکا-

وطن عزیز میں ہر روز سینکڑوں انسان پیدا ہوتے ہیں- اور شاید اتنی ہی روحیں قفس عنصری سے پرواز کرتی ہیں-

مگر کیا لوگ اس عظیم جوان کو بھلا دیں گے- کیا غرباء اور مریض اس کی محبت کو فراموش کر دیں گے- ڈاکٹر شمس الحق کا تابوت تیار ہوا، نیا سفر نئی راہیں، سسکیوں اور ہچکیوں میں دو لحد میں اتار دیا گیا-

باقی صفحہ 6 پر

طب و صحت .... ماخوذ

معدے کی تیزابیت اور السر

ہمارے ملک میں اکثر لوگ سینے میں جلن اور تیزابیت کے بارے میں شکایت کرتے ہیں۔ جس کی وجہ تیزابیت کا خوراک کی نالی میں آجانا ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ کئی لوگوں میں بعض مزید پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور مریض سمجھتا ہے کہ اسے دل کی تکلیف ہو گئی ہے۔ لیکن اگر ای۔ سی۔ جی۔ یا دوسرے ٹیسٹوں کے بعد معلوم ہو کہ دل کی کوئی تکلیف نہیں ہے تو پھر کسی ماہر ڈاکٹر سے اس تیزابیت کا علاج کروائیں۔ سب سے پہلے ہمیں اپنی خوراک اور عادات کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ سگریٹ نوشی۔ شراب نوشی اور مرچ مصالحے والے کھانوں سے گریز کرنا چاہئے لیموں کا پانی، کھٹی چیزیں، تکے کباب کڑاہی گوشت جیسی غذاؤں سے قطعاً پرہیز لازم ہے۔ اور متوازن غذا کھانی چاہئے۔ ایسے مریضوں کو سر بستر کے سرہانے کی طرف اونچا رکھنا چاہئے۔ اس سے رات کو سوتے وقت تیزاب معدے میں رہے گا اور خوراک کی نالی میں جانے میں کمی ہو گی۔ ایسے مریضوں کو کس کر بیلٹ نہیں باندھنی چاہئے زیادہ وزن اٹھانے والی ورزش یا کام سے گریز کرنا ہو گا۔

تیزابیت کم کرنے والی ادویات لگاتار دو تین ماہ استعمال کرنی چاہئیں لیکن ڈاکٹر کی زیر نگرانی۔ لیکن اگر اس بیماری میں بے احتیاطی کی جائے اور علاج میں دیر کی جائے تو خطرہ ہوتا ہے کہ معدے میں السر شروع ہو جائے اور معدے میں زخم پڑ جائیں۔ آجکل اس مرض کے لئے بعض تیر بہدف دوائیں مارکیٹ میں آئی ہیں لیکن وہ بہت مہنگی ہیں۔ اس لئے زیادہ مناسب ہے کہ احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں جو زیادہ موثر ہوتی ہیں۔ اس کے لئے اپریشن بھی کیا جاتا ہے لیکن یہ ایک میجر اپریشن ہوتا ہے لیکن 20 فیصد لوگوں میں اپریشن کے بعد بھی تکلیف جاری رہتی ہے اس لئے سب سے موثر علاج دواؤں کے ساتھ ساتھ خوراک میں احتیاط ہے اس بیماری کی اگلی سٹیج معدے کا السر ہوتا ہے۔ پہلے پیٹ کے السر کی تمام تر وجہ تیزابیت ہی کو سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب نئی تحقیق کے مطابق معدے کا السر ایک قسم کے جراثیم سے ہوتا ہے۔ یہ جرثومہ غیر صحت مند ماحول میں زیادہ پرورش پاتا ہے اور یہی وجہ ہے جہاں یورپ میں ان جراثیم سے متاثرہ لوگوں کی تعداد تقریباً دس فی صد ہے وہاں پاکستان ہندوستان بنگلہ دیش میں 30 سے 40 فیصد لوگ اس سے متاثر ہوتے ہیں اور اس کی بڑی وجہ ان ملکوں میں صحت و صفائی کی خرابی اور ماحول کا آلودہ ہونا ہے۔

ان ممالک میں صاف پانی کا بہت مسئلہ ہے۔ آبادی کے بیشتر حصے کو پینے کے لئے صاف پانی میسر نہیں۔ اس کے علاوہ سبزیوں اور پھلوں کا صحیح طور سے صاف نہ ہونا۔ ایسی کچی سبزیاں جو بغیر پکائے کھائی جاتی ہیں مثلاً سلاد، کھیرا، گاجر مولی وغیرہ اور ایسے پھل جو بغیر چھلکا اتارے کھائے جا سکتے ہوں یہ تمام چیزیں صحت کے لئے مضر ثابت ہو سکتی ہیں۔ ہمارے ہاں ہوٹلوں میں جس لاپرواہی سے کھانا پکایا جاتا ہے وہ بھی بہت ساری بیماریوں کو پھیلانے اور لگانے کا باعث بنتا ہے۔ پھر ہوٹلوں میں کھانا پکانے والے اور دیگر کام کرنے والا عملہ بھی اگر کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اس کے مزید پھیلانے کا باعث بنتا ہے۔

السر کے مریضوں کو زیادہ مرچ مصالحے نہیں کھانے چاہئیں اور خوراک کے سلسلے میں وہی پرہیز روا رکھیں جو تیزابیت کے مریضوں کے لئے پہلے بیان کیا گیا ہے۔

ایسی ادویات جو جوڑوں کے دردوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں ان کے استعمال سے بھی بعض دفعہ السر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے جن مریضوں کو پہلے سے السر ہو ان کو ان دواؤں کے استعمال سے پہلے ڈاکٹر سے مشورہ کر لینا چاہئے۔ ان دواؤں کو ہمیشہ کھانا کھانے کے بعد استعمال کیا جائے۔ اسپرین کا استعمال بھی نہیں کرنا چاہئے۔ السر کا علاج فوری طور پر کرنا چاہئے۔ اگر یہ السر جراثیم سے ہوا ہو تب بھی اس کے علاج میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ بعض لوگ السر میں چورن زیادہ کھانے لگتے ہیں حالانکہ السر کو ٹھیک کرنے میں چورن کا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ اسی طرح بعض لوگ السر کے [illegible] زیادہ دودھ پینے سے کرتے ہیں حالانکہ یہ خیال بھی بالکل غلط ہے۔ اسی طرح زیادہ بوتلیں پینے سے بھی بچنا چاہئے۔ اگرچہ بوتلیں پینے سے السر یا کینسر نہیں ہوتا۔

☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33524 میں رخسانہ بشارت بنت چوہدری بشارت احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 15 سال ساڑھے سات ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/9 دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2001-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رخسانہ بشارت 2/9 دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 چوہدری بشارت احمد والد موصیہ مسل نمبر 33520

مسل نمبر 33525 میں سعدیہ مبشرہ جمیل بنت محمد جمیل قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 45/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2001-6-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سعدیہ مبشرہ جمیل 45/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالشکور جاوید وصیت نمبر 21123 گواہ شد نمبر 2 عبدالحکیم وصیت نمبر 10709

مسل نمبر 33526 میں انیسہ بانو زوجہ محمد صادق صاحب قوم راٹھ پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 28/4 دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2001-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ 5000/- روپے۔ 2۔ طلائی چوڑیاں وزنی 90 گرام 560 ملی گرام مالیتی 44374 روپے۔ 3۔ کڑے دو عدد 38 گرام 360 ملی گرام مالیتی 18796/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی 68170/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ انیسہ بانو زوجہ محمد صادق صاحب 28/4 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 فاروق سعید پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد وصیت نمبر 31528

مسل نمبر 33527 میں سراج الدین انور ولد مکرم محمد دین صاحب قوم قریشی پیشہ پنشنر عمر 74 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 51/18 دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2001-6-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 51/18 برقبہ 10 مرلہ واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ مالیتی 600000/- روپے۔ 2۔ نقد رقم بنک میں 170000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1731/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سراج الدین انور 51/18 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری نصیر احمد وڑائچ وصیت نمبر 19891 گواہ شد نمبر 2 خواجہ مبارک احمد صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

بقیہ صفحہ 5

دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے والے صرف اپنے عزیز و اقارب یا اہل شہر نہ تھے۔ بلکہ فیصل آباد سے بھی سینکڑوں عقیدت مند آئے تھے۔ آنکھیں نم تھیں۔ مذہب کی تفریق کا خیال کئے بغیر وہ نہایت جرأت سے کہہ رہے تھے کہ "یہ تو ہمارا مسیحا تھا"۔

آہ۔ میرے غریب وطن کے اس ناقابل تلافی نقصان کے المیہ پر مرثیہ کون لکھے؟

اطلاعات و اعلانات

نکاح

عزیزہ مکرمہ ڈاکٹر عطیۃ القدوس قانتہ صاحبہ بنت محترم مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر قائد اصلاح وارشاد انصاراللہ پاکستان کا نکاح ہمراہ مکرم کیپٹن کلیم احمد طاہر صاحب ابن محترم مسعود احمد مجاہد صاحب منتظم اصلاح وارشاد نظامت علیاء کلفٹن کراچی بحق مہر ڈیڑھ لاکھ روپے بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ یکم جون 2001ء بروز جمعۃ المبارک پڑھا- عزیزہ ڈاکٹر عطیۃ القدوس صاحبہ محترم مولوی محمد اشرف صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کی پوتی ہیں جبکہ محترم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب حلالپوری رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے ہیں- اسی طرح محترم مسعود احمد مجاہد صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت میاں اللہ بخش صاحب آف موسے والا ضلع سیالکوٹ کے نواسے ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے-

ولادت

محترمہ سعیدہ احسن صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں- خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 21 جولائی 2001ء بروز ہفتہ عزیز جمال احسن اور طاہرہ جمال کو بیٹے سے نوازا ہے- جس کا نام منیب رحمٰن تجویز ہوا ہے اس سے پہلے ایک بیٹی سندس رحمٰن ہے- نومولود برادرم محمد ارشد قریشی ربوہ کا پوتا اور مکرم ملک عبدالرب صاحب ربوہ کا نواسہ ہے- احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کو نیک صالح اور صاحب علم وفضل با عمر اور سعادت مند بنائے-

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا محمد اشرف صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ لکھتے ہیں میری سب سے چھوٹی ہمشیرہ محترمہ شاہدہ مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد صادق صاحب مرحوم مورخہ 5- اگست 2001ء کو فضل عمر ہسپتال میں بعمر 53 سال وفات پاگئیں- ان کا جنازہ اسی روز بیت المہدی میں پڑھا جانے کے بعد قبرستان عام میں تدفین ہوئی اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی- مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں- مرحومہ نہایت صابر اور نیک خصلت عورت تھیں- احباب کرام سے مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے نیز ان کے ہر دو بچوں کو جو کہ ابھی زیر تعلیم ہیں اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی آئندہ زندگی میں ان کو دینی اور دنیوی نعمتوں سے نوازے-

ولادت

مکرم نصر اللہ خاں صاحب حال جرمنی ؒ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 9 جولائی 2001ء بروز سوموار پہلی بیٹی سے نوازا ہے- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام وجیہہ خاں عطا فرمایا ہے- جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے- نومولودہ مکرم مظفر احمد صاحب گوندل ناصر آباد ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری سعید احمد لکھن صاحب دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ کی نواسی ہے- احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ باعمر سعادت مند خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے-

معذور بچوں کی میٹنگ

مورخہ 12- اگست 2001ء بروز اتوار صبح دس بجے ربوہ کے ایسے معذور بچوں کے لئے دارالضیافت میں ایک میٹنگ ہوگی جو ذہنی طور پر پسماندہ ہوں- یا شنوائی اور گویائی سے محروم ہوں یا نابینائی کا شکار ہوں- اس روز والدین دارالضیافت تشریف لے آئیں (یہ اعلان صرف ربوہ کے بچوں کے لئے ہے- ضروری نہیں کہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہوں-)

(وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ)

اعلان داخلہ ایف-اے

ایف ایس سی / آئی سی ایس

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں کلاس میں داخلہ 24/ اگست 2001ء تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا- داخلہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق میرٹ کی بنیاد پر ہوگا- داخلہ کے لئے درخواستیں مقررہ فارم پر وصول کی جائیں گی- فارم داخلہ کالج آفس سے 8 بجے سے 2 بجے (دن) تک مل سکتے ہیں-

داخلہ فارم دفتر میں وصول کرنے کی آخری تاریخ 8- اگست ہے- 16 اگست کو میرٹ لسٹ کالج نوٹس بورڈ پر لگادی جائے گی-

داخلہ فارم کے ساتھ میٹرک کے سرٹیفکیٹ کی دو عدد مصدقہ نقول اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ منسلک کرنے ضروری ہیں- فیصل آباد بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کی صورت میں متعلقہ بورڈ کے N.O.C کی اصل کاپی لازمی ہے- نامکمل فارم وصول نہیں کئے جائیں گے-

(پرنسپل)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

دھماکوں کے بعد بھارتی اسلحہ ڈپو تباہ

بھارت کے مدھیہ پردیش میں واقع فوج کے اسلحہ ڈپو میں دھماکوں کے بعد آگ بھڑک اٹھی- یہ دھماکے بھارت کے وقت کے مطابق سوا تین بجے سہ پہر اچانک ہوئے- جس کے فوراً بعد ڈپو میں آگ بھڑک اٹھی- 400 افراد آگ پر قابو پانے کی کوشش کر رہے ہیں- سٹار نیوز نے بتایا ہے کہ اس ڈپو میں یہ دوسرا دھماکہ ہے-

پاک بھارت خارجہ سیکرٹریز کولمبو میں مذاکرات کریں گے

گزشتہ ماہ آگرہ سربراہ مذاکرات کے بعد پاکستان اور بھارت کے خارجہ سیکرٹریز پہلی بار کولمبو میں آئندہ سارک کانفرنس کے موقع پر ''سائیڈ لائن'' میں مذاکرات کریں گے-

اسرائیلی حملے میں 4 فلسطینی شہید

اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے کے علاقے میں ٹینکوں سے گولہ باری کر کے مزید تین فلسطینی چوکیاں تباہ کر دیں جبکہ راکٹ کے حملے میں حماس کے رہنما سمیت چار مزید فلسطینی شہید ہوگئے-

روس بھارت میں ایٹمی توانائی پلانٹ تعمیر کرے گا

روس اور بھارت کے درمیان اکتوبر میں ایک معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے- جس کے تحت روس بھارت کے جنوبی تامل ناڈو صوبے میں کئی ارب ڈالر کا ایٹمی توانائی پلانٹ تعمیر کرے گا- کنڈاکلم ایٹمی پاور پلانٹ کی تعمیر کے بارے میں سمجھوتہ بھارتی وزیراعظم کے دورہ روس کے موقع پر ہوگا- اس بات کا اعلان روس کے اٹامک انرجی کے نائب وزیر ویچینی رشتنی کوٹ نے ماسکو میں کیا- انہوں نے بتایا اس پاور پلانٹ پر دو ارب ڈالر خرچ آئے گا-

اسرائیل کو ظلم کا بھرپور جواب ملے گا

فلسطین کی اسرائیل مخالف مذہبی تنظیم حماس نے کہا ہے کہ وہ اسرائیلی فائرنگ سے جاں بحق ہونے والے اپنے کارکن کی شہادت کا بدلہ لیں گے- اس مغربی کنارے کے علاقے میں اسرائیلی ہیلی کاپٹر کی فائرنگ سے شہید کر دیا گیا-

امریکہ جاپان اور تائیوان اور چینی خطرہ

سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی کے چیئرمین جوزف بڈن کی قیادت میں امریکی کانگرس کا ایک وفد تائیوان پہنچ گیا ہے- امریکی سفارت خانے کی ایک پریس ریلیز کے مطابق وفد کے اس دورے کا بنیادی مقصد ایسے فوجی مسائل پر حکام کے ساتھ تبادلہ خیال کرنا ہے جو امریکہ کی قومی سلامتی پر بھی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں- چیئرمین سینٹ خارجہ تعلقات کمیٹی نے یہ بھی کہا کہ امریکہ جاپان اور تائیوان چینی خطرے کا مقابلہ مل کر کریں-

بہار میں ہنگامہ آرائی

بھارت کے صوبے بہار کے شمالی شہر مظفر پور میں ایک ریلیف سنٹر میں ہنگامہ آرائی کے بعد پولیس کی فائرنگ کے نتیجے میں 12- افراد ہلاک ہوگئے- سٹار نیوز کے مطابق بہار میں سیلاب زدگان کے لئے قائم ریلیف سنٹر میں ایک گروہ کی جانب سے ہنگامہ آرائی شروع کردی گئی جسے ختم کرنے کے لئے پولیس نے مظاہرہ کرنے والے اور ہنگامہ آرائی میں مصروف افراد پر فائرنگ کر دی- جس سے 12- افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے-

امریکہ کا چین سے شدید احتجاج

امریکی روزنامہ واشنگٹن ٹائمنر نے دعویٰ کیا ہے کہ خلاء میں موجود امریکی جاسوس مواصلاتی سیاروں نے رواں برس چین کی طرف سے پاکستان کو ممنوعہ میزائل ٹیکنالوجی کی منتقلی کا ثبوت حاصل کرلیا ہے- اور اس سلسلے میں امریکہ نے چین کو غیر اعلانیہ طور پر اپنا شدید احتجاج ریکارڈ کراتے ہوئے ممکنہ پابندیوں کے معاملے پر بھی غور شروع کر دیا ہے-

تیل کمپنی کی سرگرمیاں روک دینے کی دھمکی

انڈونیشیا میں تیل کی پیداوار میں سب سے امیر صوبے کے سماجی لیڈروں نے کالٹیکس تیل کمپنی کی سرگرمیاں روک دینے کی دھمکی دے دی ہے- اور مطالبہ کیا ہے حکومت انڈونیشیا اپنے کنٹریکٹ میں ایک سال کی توسیع کے فیصلے پر نظر ثانی کرے- جزیرہ سماٹرا کے شہر ریاؤ میں ہونے والے اس اجلاس میں دو سو کے لگ بھگ کمیونٹی لیڈروں نے شرکت کی-

بقیہ صفحہ 2

اختتامی دعا مکرم مولوی عبدالخالق نیر صاحب مشنری انچارج نائیجیریا نے کرائی اس طرح دو پہر ایک بجے لیگوس سٹیٹ کا پہلا جلسہ تربیت خیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا-

اس موقع پر شعبہ آڈیو ویڈیو نے اپنا خیمہ لگایا ہوا تھا جس میں جماعت کی مختلف قسم کی آڈیو ویڈیو کیسٹس فروخت ہوتی رہیں- انہوں نے رات کو احباب و خواتین کو ویڈیو دکھانے کا پروگرام بھی بنایا ہوا تھا-

شعبہ نمائش نے بھی اپنا ٹینٹ علیحدہ لگایا ہوا تھا کتابوں کی نمائش کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کی کتب اور لٹریچر بھی فروخت کیا گیا-

اس جلسہ میں شامل ہونے والے مرد، خواتین اور بچوں کی تعداد 1045 تھی جن میں 100 نو مبایعین بھی شامل ہیں- اس جلسہ کے انتظامات کیلئے کارکنان کی تعداد 25 تھی-

(الفضل انٹر نیشنل 20 جولائی 2001ء)

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 7-اگست- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 25 زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

☆ بدھ 8-اگست غروب آفتاب: 7-02

☆ جمعرات 9-اگست طلوع فجر: 3-56

☆ جمعرات 9-اگست طلوع آفتاب: 5.26

ترقیاتی بجٹ میں 6 ارب کٹوتی

گزشتہ مالی سال کے دوران وصولیوں میں 12-ارب روپے کے خسارے کے باعث حکومت اس سال اپنے وصولیوں کے ہدف میں کمی کرنے پر مجبور ہوگئی ہے- اس کے باعث اخراجات میں کٹوتی کا بھی امکان ہے اور ترقیاتی اخراجات کو پہلی زد میں لاتے ہوئے انہیں 6-ارب روپے تک کم کیا جائے گا- رواں مالی سال کے لئے حکومت نے 130-ارب روپے ترقیاتی اخراجات کے لئے مختص کر رکھے ہیں 6-ارب روپے کٹوتی کے بعد یہ 124-ارب روپے رہ جائیں گے-

بجلی مہنگی کرنے کا فیصلہ

واپڈا نے نیپرا کی طرف سے بجلی کے نرخوں میں اضافہ کی درخواست مسترد کئے جانے کے بعد رواں مالی سال کا خسارہ پورا کرنے کے لئے وفاقی حکومت سے 40-ارب روپے کے امدادی پیکج کی درخواست کی ہے- اس کے علاوہ واپڈا نے اپنے مالی معاملات کو بہتر طریقے سے چلانے کے لئے حکومت کو چھ تجاویز دی ہیں جن میں بجلی کے نرخ 32 پیسے فی یونٹ بڑھانے کی تجویز بھی شامل ہے-

حالیہ انتخابات میں پیپلز پارٹی کو نقصان

بلدیاتی انتخابات میں پیپلز پارٹی کے قائدین کی صوبائی دارالحکومت میں اپنائی گئی حکمت عملی بری طرح ناکام ہو گئی ہے اور سیاسی جماعتوں میں پیپلز پارٹی کو سب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے- پیپلز پارٹی نے لاہور میں مسلم لیگ وغیرہ سے اتحاد کر کے ضلعی نائب ناظم اور ٹاؤن کی 5 نشستوں پر حمایت حاصل کی تھی یہ اتحاد کر کے بھی اسے کوئی نشست نہیں ملی-

قومی سطح کی جماعتوں کو ان کا کردار ادا کرنے دیا جائے

عوامی قیادت پارٹی کے سربراہ (ر) جنرل اسلم بیگ نے کہا ہے کہ وفاق پاکستان بچانے کے لئے قومی سطح کی جماعتوں کو ان کا کردار ادا کرنے دیا جائے ان میں توڑ پھوڑ کروانا قومی مفاد میں نہیں ہے-

صلاحیت اور حکمت عملی میں پاک فوج نمبر ون ہے

ہماری فوج بہت تجربہ کار ہے اور ہم ہر لحاظ سے ملک کے دفاع کی صلاحیت رکھتے ہیں یہ بات صدر جنرل مشرف نے بی بی سی نے اپنے اس خصوصی پروگرام میں کہا کہ تقسیم کے وقت پاکستانی فوج کو اس کے حصے سے بہت کم سامان ملا- پاکستانی فوج 50 سے 70 کی دہائی تک امریکہ یورپ چین اور دیگر ممالک پر انحصار کرتی رہی لیکن 71ء کی دہائی کے بعد سے پاکستانی فوج کی حکمت عملی بیرونی اسلحہ پر کم سے کم انحصار اور خود کفالت رہی- جبکہ دوسری طرف بھارت ابتداء کے چند سالوں کے بعد نہ صرف فوجی ساز و سامان بلکہ دیگر اشیاء بھی خود بنانا شروع کر دیں- عددی لحاظ سے پاکستانی فوج کی تعداد 11 لاکھ 25 ہزار ہے جبکہ بھارتی فوج کی تعداد 18 لاکھ 38 ہزار ہے- صدر جنرل مشرف نے اس پروگرام میں کہا ہماری طاقت حکمت عملی کی بنیاد پر ہے- ہماری حکمت عملی کم از کم ڈیٹرنس کی ہے کیونکہ ہمیں اس بات کا خیال ہے کہ جتنی ہماری معیشت اس کو برداشت کر سکتی ہے ہم اتنا ہی اس کو محدود رکھتے ہیں- انہوں نے کہا ہماری تربیت بہت اچھی ہے کیونکہ ہم فوج کے لئے لوگوں کو میرٹ پر لیتے ہیں اور لیڈر شپ کا معیار بھی بہت اچھا ہے-

پاکستان جانا چاہتا ہوں

کشمیری رہنما شبیر شاہ نے پاکستان جانے کے لئے سفری دستاویزات کے حصول کی خاطر بھارتی حکومت کو درخواست دے دی ہے- شبیر شاہ نے کہا کہ وہ پاکستانی قیادت اور دانشوروں سے ملاقات کے لئے اسلام آباد جانا چاہتے ہیں- انہوں نے کہا کہ تحریک آزادی کشمیر اہم مرحلے میں ہے اس لئے مجاہد گروپوں میں ہم آہنگی ضروری ہے-

نئے بھرتی ہونے والے سرکاری ملازمین کے لئے پنشن ختم

سرکاری محکموں میں نئے سکیلوں کے مطابق آئندہ بھرتی ہونے والے افسروں اور ملازمین کو پنشن نہیں ملا کرے گی- صرف تنخواہ سے ہونے والی کٹوتی اور اسی تناسب سے حکومت کی جانب سے پراویڈنٹ فنڈ میں جمع ہونے والی رقم جب چاہیں لے کر نوکری چھوڑ سکیں گے- یا ریٹائرمنٹ پر ساری رقم لے سکیں گے- اس کے علاوہ نوکری 20 سال پوری ہونے پر افسران اور ملازمین کے کیس ریویو کئے جایا کریں گے کہ انہیں مزید نوکری پر رکھنا ہے یا ریٹائر کرنا ہے-

اسلامی نظریاتی کونسل نے فرقہ پرست تنظیموں کے بائیکاٹ کی اپیل کر دی

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنی ایک رپورٹ میں عوام سے فرقہ پرست تنظیموں کے سماجی بائیکاٹ کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ تنظیمیں مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی سازش کر رہی ہیں- عوام ایسے عناصر کا راستہ روکیں اور کسی بھی جگہ پر مقررین کو فرقہ وارانہ تقریر کرنے کی اجازت نہ دیں- تاکہ فرقہ واریت پھیلنے کا اندیشہ نہ رہے- کونسل نے تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اگر بڑھتی ہوئی فرقہ واریت کے آگے بند باندھنے کی کوشش نہ کی گئی تو یہ آگ پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی- اور فرقہ وارانہ فسادات انتہائی خطرناک ہو سکتے ہیں اہل پاکستان اس زہر کو پھیلنے سے روکنے کے لئے کردار ادا کریں- اسلام نفرت کی دیوار گرا کر محبت کی فضا قائم کرنے کے لئے آیا تھا مگر افسوس کہ ایک دین کے پیروکار ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں-

14 اگست کو ترقیاتی ادارے ضلعی حکومتوں کے حوالے کر دیں گے

صوبائی وزیر بلدیات و دیہی ترقی پنجاب نے کہا ہے کہ مختلف شہری ترقیاتی اداروں کا آپریشنل کنٹرول 14 اگست کو ضلعی حکومتوں کے حوالے کر دیا جائے گا- جس کے بعد ان اداروں کے ادغام اور تنظیم نو کا عمل مقررہ مدت کے دوران مکمل کر لیا جائے گا-

سرکاری افسروں کو لوگوں کی تکلیف کا احساس نہیں

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس جواد ایس نے قرار دیا ہے کہ سرکاری افسر کوئی کام کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں لوگوں کی تکلیفوں کا احساس ہے افسروں کی اسی بے حسی کی وجہ سے ایک دن میں مکمل ہونے والے کام چھ چھ ماہ لٹکے رہتے ہیں-

نیویارک میں مشرف سے ملاقات ہوگی

بھارت کے وزیر اعظم نے تمام تر اندرونی تنقید اور دباؤ کے باوجود اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر صدر پاکستان سے ملاقات کا فیصلہ کر لیا ہے تاہم دورہ پاکستان کے بارے میں ابھی کوئی شیڈیول طے نہیں کیا گیا-

دہشت گردوں کے خلاف گرینڈ آپریشن

صوبائی حکومت نے دہشت گردوں کے خلاف گرینڈ آپریشن کے لئے تیاریوں کو آخری شکل دے دی ہے وفاقی حکومت کی طرف سے اجازت ملنے پر 14-اگست کے بعد سے آپریشن شروع کیا جائے گا- جس کے لئے سکیورٹی فورسز نے حکمت عملی طے کر لی ہے اس کے علاوہ پولیس اور خفیہ اداروں کو جرائم پیشہ افراد کی فہرستیں از سر نو مرتب کرنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں- جبکہ فرقہ واریت میں ملوث انتہا پسند مذہبی گروپوں کے رہنماؤں کا ریکارڈ جمع کرنے کا بھی کام شروع کر دیا گیا ہے-

فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے عوام تعاون کریں

وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ ملک میں فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے عوام حکومت سے تعاون کریں کیونکہ فرقہ واریت ختم کرنے کے لئے عوام کو حکومت سے مل کر کام کرنا ہوگا انہوں نے یہ بات تحریک اخوت کے زیر اہتمام احترام انسانیت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی-

25 کھرب کے دس سالہ ترقیاتی منصوبے

ملک میں آئندہ دس برسوں کے دوران 25 کھرب روپے کے مختلف ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے حوالے سے صوبوں کے درمیان مسائل کو حل کرنے کے بعد ان منصوبوں پر مرحلہ وار کام کے آغاز کا گرین سگنل دے دیا گیا ہے- آئندہ 3 برسوں کے دوران 460 ارب روپے خرچ کئے جائیں گے- ترقیاتی منصوبوں میں آبی وسائل، معدنی ترقی، توانائی اور دیگر شعبے شامل ہیں-

اسامہ الیکٹرونکس

ٹی-وی، ٹیپ ریکارڈر- ڈیک- ریسیور- وڈیو گیم ٹیلی فون اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء کی مرمت و خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ نیز الیکٹرونکس کے سپیئر پارٹس بازار سے بارعایت حاصل کریں ٹی وی کی ہوم سروس بھی دستیاب ہے-

رابطہ: اسامہ الیکٹرونکس فون نمبر 212974

بوٹا مارکیٹ وودکان گلی کے اندر ہے اقصیٰ روڈ ربوہ

پلاٹ برائے فروخت

محل وقوع دار النصر وسطی ربوہ رقبہ دس مرلے نمبر: 15/11

رابطہ: محمد یعقوب امجد ڈیفنس کالونی کھاریاں کینٹ فون نمبر 511221

موسم برسات کی آمد آمد ہے گرمی دانوں اور پھنسی پھوڑوں سے بچنے کے لئے **صندل** کی گولیاں **شادابی** استعمال کریں- خون صاف کرتی ہے چہرہ کی رنگت کو نکھارتی ہے- قیمت -/20 روپے

تیار کردہ **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون نمبر 212434 فیکس 213966

ہومیو پیتھک ادویات کا با اعتماد مرکز

ایف بی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹورز

طارق مارکیٹ ربوہ فون 212750

ضرورت ہے

1- مکینیکل ڈپلومہ ہولڈر

2- مگ آرگن ویلڈرز

اسٹیل کرافٹ (PVT) لیمیٹڈ

S-204 انڈسٹریل ایریا کوٹ لکھپت لاہور

فون- 5110481 -5120290